

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

دو سی اسٹبلی / پھیلوں اجلاس

مباحثات 2016ء

(اجلاس منعقد 11 جنوری 2016ء بر طبق رنگ الاول 30/1437ھ/بروز سوموار)

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	1
2	رخصت کی درخواستیں۔	2
3	اکاؤنٹ جزل بلوجستان کے تصرف حسابات برائے سال 2013-014 ایوان کی میز پر رکھا جانا۔	3
4	آڈیٹ جزل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014-015 ایوان کی میز پر رکھا جانا۔	3
5	دعائے مغفرت۔	4
6	بكل کی شدید قلت واپڈا کی کارکردگی پر بحث۔	7
7	مبارکبادی قائد ایوان۔	13

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 11 جنوری 2016ء بہ طابق / 30 ربیع الاول 1437ھ بروز سوموار بوقت شام 4:50 جگہ 50 منٹ زیر صدارت محترمہ راحیلہ حمید خان درانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہاں، کوئٹہ میں منعقد ہوا۔ راحیلہ حمید خان درانی (میڈم اسپیکر)۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

فِي جَنَّتٍ قَفِ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ الْمُحْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكُوكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا أَنَّمَا نَكُ مِنَ الْمُصَلَّيِّنَ ۝
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينِ ۝ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ط

(سورہ المدثر آیت نمبر ۴۰ تا ۴۵)

ترجمہ: کہ وہ باغہائے بہشت میں ہونگے اور پوچھتے ہوں گے۔ یعنی آگ میں جلنے والے گھنگاروں سے کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور اہل باطل کے ساتھ مل کر حق سے انکار کرتے تھے۔

میدم اپسکر۔ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ**۔ کابینہ کی عدم تشکیل کی بناء پر وقفہ سوالات معطل کیا جاتا ہے کیونکہ جب تک نہیں ہوگی تو ہم اُسے نہیں کر سکتے ہیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی۔ مولانا عبدالا واحد صاحب! قائد حزب اختلاف نے نجی مصروفیات کے سلسلے میں اسلام آباد جانے کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست گزاری ہے۔

میدم اپسکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ سردار غلام مصطفیٰ خان ترین صاحب نے ناسازی طبیعت کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میدم اپسکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ انجینئر زمرک خان اچھری صاحب نے نجی مصروفیات کی غرض سے اسلام آباد جانے کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میدم اپسکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ پنس احمد علی احمد زمی صاحب نے کوئی سے جانے کے باعث آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میدم اپسکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ میر ظفر اللہ خان زہری صاحب نے کوئی سے باہر جانے کی بناء اسمبلی کے آج مورخہ گیارہ جذوری 2016ء تا اختتام رواں سیشن رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میدم اپسکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ میر عبد القدوس بنجو صاحب نے نجی مصروفیات کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میدم اپسکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ سردار سرفراز چاکر ڈوکی صاحب نے کوئی سے باہر جانے کی بناء آج کی نشست سے

رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ! بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت اکاؤنٹنٹ جزل بلوچستان کے تصرف حسابات برائے سال 14-2013ء ایوان کی میز پر رکھیں۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ مجھے نامزد کیا گیا ہے۔
میڈم اسپیکر۔ جی۔

اکاؤنٹنٹ جزل بلوچستان کے تصرف حسابات برائے سال 14-2013ء ایوان کی میز پر رکھیں۔
 حاجی محمد خان لہڑی۔ جناب قائد ایوان کی جانب سے نامزد کردہ میں وزیر خزانہ کی جانب سے اسمبلی قواعد و انضباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت اکاؤنٹنٹ جزل بلوچستان کے تصرف حسابات برائے سال 14-2013ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

میڈم اسپیکر۔ اکاؤنٹنٹ جزل بلوچستان کے تصرف حسابات برائے سال 14-2013ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں لہذا یہ رپورٹ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 160 کے تحت پلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ وزیر خزانہ! بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014ء-2015ء بر حسابات پلک سیکٹر انٹر پرائیز حکومت بلوچستان ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ جناب قائد ایوان کی جانب سے نامزد کردہ میں محمد خان لہڑی، وزیر خزانہ کی جانب سے اسمبلی کے قواعد و انضباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات پلک سیکٹر انٹر پرائیز حکومت بلوچستان ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

میڈم اسپیکر۔ آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات پلک سیکٹر انٹر پرائیز حکومت بلوچستان ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں لہذا یہ رپورٹ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 160 کے تحت پلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ وزیر خزانہ! بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات لوکل کنسلز حکومت بلوچستان ایوان

کی میز پر رکھیں۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ جناب قائد ایوان کی جانب سے نامزد کردہ میں محمد خان لہڑی، وزیر خزانہ کی جانب سے اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹر 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹر رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات لوکل کونسلز حکومت بلوچستان ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

میڈم اسپیکر۔ آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹر رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات لوکل کونسلز حکومت بلوچستان ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں لہذا یہ رپورٹ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹر 1974ء کے قاعدہ نمبر 160 کے تحت پلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

وزیر خزانہ! بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹر 1974ء کے قاعدہ نمبر 173 کے تحت قومی مالیاتی کمیشن کی سالانہ مانیٹر گنگ کی پہلی ششماہی رپورٹ جولائی تا دسمبر 2014ء ایوان کی میز پر رکھیں۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ جناب قائد ایوان کی جانب سے نامزد کردہ میں محمد خان لہڑی، وزیر خزانہ کی جانب سے اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹر 1974ء کے قاعدہ نمبر 173 کے تحت قومی مالیاتی کمیشن کی سالانہ مانیٹر گنگ کی پہلی ششماہی رپورٹ جولائی تا دسمبر 2014ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

میڈم اسپیکر۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹر 1974ء کے قاعدہ نمبر 173 کے تحت قومی مالیاتی کمیشن کی سالانہ مانیٹر گنگ کی پہلی ششماہی رپورٹ جولائی تا دسمبر 2014ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہماری اسمبلی میں، پنجاب اسمبلی کے اراکین، خیر پختونخوا کے اراکین اسمبلی، خواتین اور مرد حضرات دونوں اور سندھ اسمبلی کے اراکین جو ہماری اس وقت گلری میں تشریف رکھتے ہیں، میں ایوان کی طرف سے انہیں خوش آمدید کرتا ہوں۔ (ڈیک بجائے گئے)، جی رحمت صاحب۔

رحمت علی صاحب بلوچ۔ میڈم اسپیکر! میری گزارش ہے معزز ایوان سے کہ سردار اسلم بن بخش صاحب سابق منسٹر ایگر یکچھ کی پھوپھی اور میر خالد بن بخش کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں انکے کیلئے فاتحہ خوانی کی جائے۔ سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ میرے گھر کے ساتھ ہی پیلی باغ میں دو پولیس والے جو مسجد کی ڈیوٹی پر مامور تھے اس جمعہ کو انکو ڈیشٹرکٹ دوں نے انہیں شہید کیئے ٹارگٹ کلنگ ہوئی ہے ان کی فاتحہ خوانی کی جائے۔

میڈم اسپیکر۔ جتنے بھی شہید ہوئے ہیں اس ہفتے میں ان سب کیلئے دعا کرتے ہیں۔

سید محمد رضا۔ دو ٹارگٹ کلنگ اور بھی کیئے گئے ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ جی سب کیلئے فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔

(اس مرحلے میں دعاء مغفرت کی گئی)۔

عبد الرحیم زیارت وال۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شکریہ میڈم اسپیکر۔ مہمانوں کو آپ نے خوش آمدید کہا میں بھی پورے ہاؤس کی نمائندگی سے خیر پختونخوا، سندھ اور پنجاب کے ایم پی ایز، مرد اور خواتین حضرات یہاں آئے ہیں میں انکو Dol کی اتاتھ گہرائیوں سے تمام ہاؤس کی جانب سے انھیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ میڈم اسپیکر! ہماری کیبینٹ بنی نہیں ہے اور آج کی کارروائی انتہائی مختصر ہے point of order پر دوست بات کریں گے اچھا تو یہ ہوتا کہ یہ ہمارے ایم پی اے صاحبان جو یہاں آئے ہیں جیسے کہ پہلے ہماری اسمبلی کی کارروائی چھ چھ سات سات گھنٹے چلتی تھی وہ دن ہوتے تو اب چونکہ اسکی وجہ سے سوالات اور جوابات وہ بھی اسیں نہیں ہیں اور اسکے علاوہ قانون، سازی کا جو وہ ہیں اسیں Cabinet ابھی تشکیل نہیں پائی ہے وہ بھی ہم Cabinet سے منظور کر کے یہاں لاتے ہیں، تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ کارروائی تھوڑی سی مختصر ہے، بہر حال دوست، اسمبلی ممبر ان point of order پر مختلف issues پر بات کریں گے وہ انکو سُن لیں گے۔ میں انکا خیر مقدم یا welcome کہتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ یہاں آئے ہیں اور جو بھی خدمات ہوں، گورنمنٹ کے طور پر بھی ہم اسکے لیے حاضر ہیں، گھومنا، پھرنا یا کہیں جانا ہو جہاں بھی انکی خواہش۔ اور ہمارے بارے میں جو تاثرات لوگوں نے پھیلائے ہیں کہ بس کوئی۔۔۔ (مدخلت)۔ اچھا! تو بس وہ نہیں ہیں۔ جہاں انکی خواہش ہے جہاں جانا چاہتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کی ساتھ ہوں گے۔ وہاں کی سیر بھی کروالیں گے انہیں۔ تو پھر welcome کہتا ہوں اور تمام خدمت کے لیے گورنمنٹ کے طور پر ہم حاضر ہیں انشاء اللہ انکی وہ خدمت کی جائیگی *thank you*۔

میڈم اسپیکر۔ جی سردار صاحب۔

سردار عبد الرحمن کھیڑان۔ میڈم اسپیکر! میں اپوزیشن اور اپنی جماعت بھی یو آئی حضرت مولانا فضل الرحمن کی پارٹی کی طرف سے پنجاب کے ایم پی اے KPK کے، سندھ کے ایم پی ایز، خواتین حضرات کو خوش آمدید کہتا ہوں اسکے ساتھ ساتھ چونکہ ہماری نواب شاء اللہ زہری کی نئی نئی حکومت بنی ہے اور آج میں بڑی خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ official gallery میں بھی آج وہ ہماری بلوجی میں کہتے ہیں کہ رش گش ہے۔ اس سے پہلے تو شاید ہمارے سیکرٹری صاحبان جو بھی official gallery میں بیٹھے ہیں شاید وہ اتنے punctual نہیں تھے، تو انکو بھی میں آج خوش آمدید کہتا ہوں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ وہ ہمارے بازو ہیں۔ ہم ایک گاڑی کے دو پیسے ہیں، ایک پہیہ نہیں ہو گا تو ایک پہیہ پر گاڑی نہیں چلے گی اسیں میں مشکور ہوں انکا۔ اسکے ساتھ ساتھ میں جو میرے مہمان آئے ہیں وہ اس بلوچستان کے مہمان ہیں۔ جب ہم لاہور اور

پنجاب میں جاتے ہیں تو ایک perception بنی ہوئی ہیں کہ جی پتہ نہیں کہ وہاں پر بلوچستان میں کیا حالات ہیں کہ کوئی پنجابی یا KPK کا سندھی وہاں پر آزادانہ نہیں گھوم سکتا، پتہ نہیں proof bullet اور پتہ نہیں لو ہے کے کمروں میں بند ہو کر۔ یہ جو perception ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ خود۔ جیسے ہمارے دوست عبدالرحیم زیارت وال صاحب نے کہا کہ جہاں گھومنا پھرنا چاہیں، ہمارے چند ایک مقامات ہیں، زیارت ہے جو تاریخی حوالے سے حضرت قائد اعظم محمد علی جناح کی جو آخری وہ ریڈیٹنگ اور اسی کے ساتھ ہمارا ہند اوڑک ہے یا ہمارا شہر ہے۔ اب میں کہتا ہوں یہ حکومت انشاء اللہ انشاء اللہ، ہوتے میں اپوزیشن سے۔ لیکن میں یہ بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں میں انکو دعوت دیتا ہوں میں تو دو سال سے ضمیر کا قیدی ہوں، میرے دوست بلیٹھے ہیں خاتون ایم پی اے۔ اُن کی ساتھ یا ہمارے دوستوں کی ساتھ جس بازار میں، ہمارے مختصر بازار ہیں جناح روڈ لیاقت بازار پرنس روڈ جو food-streets ہیں گھومنا چاہیں بغیر کسی سیکورٹی کے میں challenge سے کہتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ محسوس کریں گے جیسے یہ لا ہو رکے مال روڈ پر پھر رہے ہیں جیسے یہ سندھ کے interior میں پھر رہے ہیں اسی طریقے سے انشاء اللہ ہم وہ perception ختم کرنا چاہتے ہیں ہمارے لیے پنجابی پشتوں سندھی ہو بہت ہی قبل احترام ہیں اور یہ بلوچستان ایک روایت کا صوبہ ہے۔ یہ روایات جانتا ہے مہمانوں کی عزت کرنا جانتا ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ انکو سیکورٹی کی ضرورت ہو۔ ہم انکو خوش آمدید کرتے ہیں ہمارے گھروں پر آئیں ہمارے بازاروں میں جو ہمارے جو صحت افزا مقامات ہیں انکی سیر کریں بغیر کسی سیکورٹی کے انشاء اللہ انکو احترام دیا جائیگا Thank you very much۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)

میڈم اسپیکر۔ ڈاکٹر شعاع الحق۔

ڈاکٹر شعاع الحق بلوچ۔ میڈم اسپیکر! میں بھی شکر یہ ادا کرتی ہوں جو مہمان آئے ہوئے ہیں DRI کی team بھی ہیں، جن میں خیر پختونخوا کے ایم پی ایز ہیں، پنجاب کی ایم پی ایز اور سندھ سے ایم پی ایز آئی ہوئی ہیں۔ اور DRI کے کوآرڈینیٹر ہیں، ان تمام کو ہم welcome کرتے ہیں۔ اور a Being a Parliamentarian اور خاتون کی حیثیت سے جو بھی یہاں خواتین بیٹھی ہوئی ہیں، ہمارے انکے ساتھ پہلے بھی پنجاب میں میٹنگ ہو چکی ہے اور چونکہ یہ بلوچستان پہلی بار آئے ہیں۔ تو ہم انکو offer کرتے ہیں اپنی خواتین کی طرف سے کہ انکا ہمارے ساتھ ایک اچھا coordination رہیگا اور جہاں بھی انھیں بلوچستان میں، کوئی میں، جوان کے سامنے حالات رکھے ہوئے تھے تو یہ انکو بہتر پائیں گے جب باہر نکلیں گے اور ہم انکے ساتھ ہیں جب تک یہ یہاں ہیں دو دن، تین دن تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم انکو یقین دلاتے ہیں کہ جب تک

آپ یہاں پر ہیں تو آپ اپنے آپ کیا محسوس نہیں کریں گے۔ شکریہ۔
میڈم اسپیکر۔ جی آغالیافت صاحب۔

سید آغالیافت علی۔ شکریہ میڈم اسپیکر میں معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور اسکے ساتھ ایک اہم point کی طرف میں وزیر اعلیٰ صاحب کا توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ محترمہ اسپیکر صاحب! آج میں واپڈا ہاؤس گیا تھا۔ میرے گزشتہ 2013-2014ء کے کوئی دو کروڑ 30 لاکھ روپے جو ہم نے واپڈا کو کیش پیمنٹ کیا ہے اپنے فنڈ سے، اسکے لیے اور 2014-2015ء جس میں نے 6 کروڑ روپے واپڈا کو دیئے ہیں اپنے علاقے کے electification کے لیے۔ ان پیسوں کے پوچھنے کے لیے گیا۔ جناب قائد ایوان صاحب! آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ جب میں وہاں پر گیا تو آپ یقین کریں کہ 2013-2014ء کا جو میرا رقم تھا، رقم کا تو کوئی وہ نہیں ہوا لیکن بد قسمتی یہ ہوتی کہ واپڈا نے آج تک میرے علاقے میں اس رقم کا کام شروع نہیں کیا ہے۔ لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ اپنے حلقے میں جب بھی میں جاتا ہوں ”کہ جناب! آپ نے تو وعدہ کیا تھا کہ ٹرانسفارمر لگ کا کھبے لگیں گے، یہ آئیں گے تو وہ کدھر گئے“۔ میڈم اسپیکر! کتنی شرم کی بات ہے کہ ہم تو تاثر یہ ہے کہ سارے پاکستان میں کہ فیڈرل گورنمنٹ ہمیں واپڈا کے لیے اور دوسری سب سیڈیز زدے رہا ہے لیکن یہاں الٹ ہے معاملہ۔ میں دونوں issues پر جناب چیف منشیر صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ ایک تو ہم 17-18 ارب روپے سب سیڈی میں فیڈرل گورنمنٹ کو دیتے ہیں اور اس میں فیڈرل گورنمنٹ ہمیں کہتا ہے کہ ہم آپکو بھلی free دے رہے ہیں۔ ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ اگر ہم بلوچستان گورنمنٹ فیڈرل گورنمنٹ کو سب سیڈی میں 18-17 ارب روپے دیں تو ہمیں 8 گھنٹے بھلی ملے گی۔ بد قسمتی یہ ہے صرف گزشتہ کچھ دنوں سے ساڑھے چاریا پانچ گھنٹہ بھلی ہمیں مل رہی ہے اور باقی بھلی ہمیں مل رہی ہے۔ ایک تو فیڈرل گورنمنٹ ہم سے اس مد میں پیسے کھاری ہی ہے واپڈا ہم سے 17 ارب روپے لے رہی ہے اور اسکے بد لے میں ہمیں بھلی ہمیں مل رہی ہے دوسری جو ہم اپنا پے منٹ کرتے ہیں آپ یقین کریں کہ ابھی مجھے اس ہاؤس میں آنے سے پہلے ایک آدمی میرا colleague تھا، وہ مجھے حساب دے رہا تھا کہ ہمارے 2013-2014ء اس ہاؤس کے 1377 ٹرانسفارمرز 50KV کے جس کا ہم نے پیمنٹ کیا ہے اس ہاؤس نے۔ وہ انہوں نے واپڈا والوں نے دینے تھے لیکن کیا ہوا ہے کہ کتنی بد قسمتی کی بات ہے کہ واپڈا نے 1377 ٹرانسفارمرز 50KV کے ہمیں دینے تھے اسکے بد لے میں واپڈا نے 525 ٹرانسفارموں کا وہ ٹینڈر کیا ہوا ہے باقی 800 ٹرانسفارمر جو ہیں وہ پہنچنے نہیں ہے کہ ہمیں یعنی میرے مرنے کے بعد اگر میں قبر میں چلا جاؤں تو شاید وہ یہ ٹرانسفارمرز پھر وہ کریں۔ یہ شرم کی بات

ہے ہم یہ پسے انکو دیئے ہیں ہم کوئی ان سے مفت نہیں مانگ رہے ہیں ہر ٹرانسفارمر جو سینگ کمپنی میں ہے وہ 50KV کا 2 لاکھ 50 ہزار روپے کا ہے واپڈا ہمیں 3 لاکھ 50 ہزار روپے کا دے رہا ہے احسان نہیں کر رہا ہے ہمارے پے منٹ ہیں ہمارے پسے ہیں ہم انکو دے رہے ہیں ڈیڑھ سال سے اگر یہ پسے ہم بینک میں رکھتے تو اس پر 10% کے بھی انٹریسٹ کے حساب سے مجھے 60 لاکھ روپے اب تک مل چکے ہوتے اور 60 لاکھ سے میں تعلیم کا ایک پورا اسکول اور ایک ریز یونیورسٹی کا نجٹ چلا سکتا تھا۔ لتنی بد قسمتی کی بات ہے کہ جب بھی بات ہوتی ہے تو فیڈرل گورنمنٹ ہمیں کہتا ہے کہ جی آپکو تو ہم لوگ پال رہے ہیں آپکو تو ہم پسے دے رہے ہیں کہاں سے دے رہے ہیں؟ یہ واپڈا کا حال ہے یہ سب سیڈی کا حال ہے 17 ارب روپے سب سیڈی میں ہم سے لیے جاتے ہیں بھلی اس کے مقابلے میں لتنی دی جاتی ہیں آج میں اپنے پارلیمانی لیڈر سے بات کر رہا تھا بھی یہاں آنے سے پہلے۔ میں نے کہا ہمیں یہ سب سیڈی withdraw کرنی چاہیئے۔ ہم واپڈا کو کہتے ہیں کہ ہمیں میٹر لگا کر کے دے دیں ہماری زمینداروں کو میٹر دے دیں۔ ہم 17 ارب سے زمینداروں کا ull payment کریں گے بجائے اسکے کہ یہ احسان ہم پر کیا جاتا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ جو ہے ہمیں یہ سب سیڈی دے رہی ہے میں calculation سے کہتا ہوں کہ جو 17 ارب صرف بلوچستان گورنمنٹ دے رہا ہے اسکے بد لے میں ہمیں اگر میٹر پر کرو تو یہ 17 ارب روپے ہمارا مل زمینداروں کا نہیں آیا گا دو چیزیں ہمیں ہوں گی ایک یہ کہ زمیندار کا صحیح جو کنوں ہو گا جو صحیح کتابش ہو گا اسکی پیمائش کیا جائیگا دوسرا واپڈا جو چوری کر رہا ہے جو زمینداروں کو بھلی چوری کر کے فروخت کر رہا ہے وہ رک جائیں گی کم سے کم ہم اس بدنامی سے نکل جائے گی کہ ہم بھلی جو ہے ہمارے زمیندار چوری کر رہے ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ آغا صاحب تجویز دے دیں اپنا۔

سید لیاقت آغا۔ تو یہ تجویز پیش کرتا ہوں جناب محترمہ اسپیکر صاحب کہ چیف منسٹر صاحب خود آپ اس ہاؤس سے دو تین نمائندے ساتھ لیکر کے واپڈا کے منسٹر کے ساتھ یہ فیصلہ کریں کہ جس چیزوں کیلئے جن لائن کیلئے جن واپڈا کے connections کے لیے ہم payment کرتے ہیں کم سے کم اگر ہم اس وقت 60 کروڑ روپے ہمارا واپڈا کے پاس ایک سال سے پڑے ہیں اسکے جو وہ ٹینڈر کرتے ہیں وہ یکمشت کریں اور ہمیں وہ سارا سامان کی مشت دیا جائے یا ہمیں یہ permission دیا جائے کہ ہم خود اس standard کا مال جو واپڈا Siemens company سے خرید رہی ہے وہ ہم خود خریدیں۔ واپڈا fixation کریں اور fixation کی چار جزوں خالی ہمارے سے کریں۔ ایک میرا ہمیں یہ suggestion ہے دوسرا حصہ حسوساتی اس

دن چیف منٹر صاحب نے فرمایا کہ regularize connections جو واپڈا کے ہیں ہمارے کنوں کے، انکو ہم سول سسٹم پر کریں اور واپڈا کی یہ جو بجلی کنکشن ہیں یا وہ اس کنوں سے ہٹا دیں تاکہ ہم کو یہ سبیڈی کی مد میں جو ہمارے پیسے جارہے ہیں وہ فتح جائیں۔ شکریہ جناب۔
میڈم اسپیکر۔ جی رحمت بلوج صاحب۔

رحمت علی صالح بلوج (وزیر مکمل صحت)۔ شکریہ میڈم اسپیکر۔ حسب روایت میں مہماںوں کو خوش آمدید کہتا ہوں بڑی خوشی کی بات ہے کہ وہ کارروائی کو دیکھنے آئے ہیں تمام صوبوں سے آئے ہوئے نمائندوں کو۔ قائد ایوان بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور تمام معزز اراکین اسمبلی۔ دیکھیں ایک سیدھی سی بات ہے کہ ہر کوئی اٹھ کے یہ اذام دیتا ہے کہ جی صوبائی گورنمنٹ میں یا پچھلے ادوار میں جو حکومتیں تھیں، اداروں میں کرپش ہو رہا ہے اور یہاں پر جو واپڈا ہے ایک سفید ہاتھی والی شکل اختیار کر رہا ہے، اور وہ اڑدھا بنا ہوا ہے کہ جتنا کھائے وہ اُسکے پیٹ میں ہضم ہوتی ہے کہ اُس کو پتہ ہی نہیں چلتا ہے۔ کوئی بھی انجینئر یہاں calculate کرے کہ چوہیں گھنٹے بجلی سپلائی ہو جہاں ٹیوب و لیز پر یا گھروں میں جو میٹر لگے ہوئے ہیں واپڈا والوں کو تو calculations پتہ ہے کہ کتابل آتا ہے۔ لیکن جو سبیڈی کی بنیاد پر اور گاؤں میں بجلی تین گھنٹے یا چھ گھنٹے سے زیادہ نہیں ہے۔ پچھلے سیشن میں بھی میں نے اور میرے محترم ساتھی حاجی اسلام صاحب نے ایک تحریک التواء بھی پیش کیا تھا کہ مکران کو ایران سے جو بجلی فراہم کی جا رہی ہے لیکن یہاں پر جو ہم نے عوامی جوڈو و پلپمنٹ میں جو عوام کے لئے دیے گئے تھے ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ پچھلے ادوار میں جس بیدردی سے اسکیمیں بنا کر لوگوں individual لئے جائے گی تھے ہماری یہ کوشش کی ہے بلکہ ہماری یہ یقین ہے کہ ہم اجتماعیت کی جانب جائیں۔ ہم نے سب سے زیادہ فوکیت بجلی کو دی ہے کیونکہ اُس سے عام طبقہ فکر غریب سب مستفید ہوتے ہیں۔ لیکن 2013ء کا جو میراڈو و پلپمنٹ بجٹ ہے میں نے بارہ کروڑ روپے سے زیادہ بجلی اپنے حلے کو دی ہے جو گرڈ سے لیکر یہ ساری چیزیں بلکہ electrification village کے لئے incomplete جسے تھے جہاں جہاں جن کو extend کرنا تھا وہ پانچ کروڑ پچھتر لاکھ کے ہیں جو کہ آج تک complete نہیں ہو رہے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ پچھلے جو میں ایم پی اے تھا جو مجھے یاد ہے کہ جو eletrification کے لئے جو ہم دیتے تھے تو واپڈا سے ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا کہ وہاں پر ٹینڈر یا پر اس ہوتے تھے ان کی ٹیم چلی جاتی تھی۔ لیکن اس دفعہ یہ ہے کہ جب بھی آپ جائیں انکا یہی بہانہ ہوتا ہے کہ جی یہ تو گورنر صاحب اتنا لے گئے ہیں وزیر اعلیٰ

صاحب اتنا لے گئے ہیں۔ بھئی ہم نے فٹڈ زدیے ہیں۔ بلکہ میں یہ خود یہ تصدیق کروں جتنے معزز لوگ بیٹھے ہیں سب کے اسی طرح کے خیالات ہیں تمام حلقوں میں یہ چیک کریں۔ بلکہ قائد ایوان کیسکو چیف کو بلا کیں اور ہمارے سامنے بھائیں کہ آپ کے ایس ڈی او اور ایس ڈی او زے جو دو کانیں کھوئی ہیں وہاں پر یہ باعث شرم ہیں ہم جیسے سیاسی ورکروں کے لئے کہ میرا بھلی کا کنکشن وہاں لگ جاتا ہے وہ غریب جاتا ہے کہ اُسکو connect کریں وہ اُسکو کہتے ہیں کہ پندرہ ہزار روپے میرا مٹھائی ہے۔ یہ بے احساس لوگ ہیں۔ آج کو اٹی کی حالت یہ ہے کہ گوجرانوالہ سے بننے ہوئے ٹرانسفارمرز پانچ عدد میرے گاؤں میں لگے ان کی شاندی میں چیف منشیر کے سامنے کروں گا اُنکے اندر پکھنیں ہے صرف ایک کھوکھلا ڈبہ لگا ہوا ہے۔ جبکہ Siemens یا Phillips کمپنی کے لگانے تھے۔ ایک ٹرانسفارمر محکمہ پانچ لاکھ پچھتر ہزار لے رہے ہیں جس کے ساتھ اُسکے ڈی فنگر fittings ہیں کیبل ہیں اور اُس کی foundation ہے جو اس کو fit کرتے ہیں لیکن یہ جو سو کے دی کا ٹرانسفارمر لہ رہے ہیں نہ اسکا کھما وغیرہ ہے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ ہم لوگوں کے خون کیس چھوٹ رہے ہیں اور وہ سفید ہاتھی جو بھی کریں۔ کسی کو کوئی فکر ہی نہیں ہے کسی کو کوئی پرواہ ہی نہیں ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ البتہ میں معزز ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ بازار میں پرائیویٹ Siemens کمپنی کا ٹرانسفارمر 100KV کا ہمیں ایک لاکھ اسی ہزار روپے میں مل رہا ہے۔ مطلب جو گورنمنٹ کیسکو ہم جو ایک ٹرانسفارمر کے پیسے دیتے ہیں اُس کی بجائے ہم تین ٹرانسفارمرز خرید سکتے ہیں۔ سول ورکس محکمہ کے ذریعے ہم یا تو لے لیں یا کیسکو اپنا قبلہ درست کرے۔ دوسرا صورت میں ہم مجبور ہیں کہ 2013ء کا پروجیکٹ میرا آج تک complete نہیں ہوتا ہے تو ظاہر ہے اُسکے جو SDO، اُنکے جو لائن سپرنٹ نٹ ہیں جو وہ دو کانیں کھولے ہیں تو ظاہر ہے ہم سیاسی لوگ ہیں ہماری پارٹی ہے اختساب بھی ہماری پارٹی کرتا ہے عوام ہے۔ عوام کے سامنے ہم جواب دیتے دیتے تھک چکے ہیں ابھی ہم عوامی اختساب سے اتنے گریبانوں تک پہنچ جائیں۔ اور ان دفتروں کی تالہ بندی کریں یا عوام وہاں پر حملہ کریں تو اس طرح کے حالات آئے ہیں ہمارے حلقوں میں۔ تمام ارکین اس کی تصدیق کریں گے۔ آپ مہربانی کر کے ایک رو لنگ دے دیں اور قائد ایوان بلا لیں کیسکو چیف کو۔ کہ وہ ٹینڈر پر اس کے مطابق جو contractors ہیں وہی کو اٹی اور ٹائم پر مہیا کریں اور اُسکی ٹائم پیریڈ بھی دیکھ لیں کہ اس پراجیکٹ کو جس دلیل approved ہوا تھا۔ QESCO release نے کیا تھا جس طرح جو اشتہار اور اُس میں ٹائم پیریڈ بھی لکھا ہوا ہے تو اُس ٹائم پیریڈ میں کیوں مکمل نہیں ہوا ہے۔ تو میں تمام ارکین سے گزارش کرتا ہوں کہ اس اثر دھا کے خلاف ہم لوگ

اکٹھے ہو جائیں اور اس طرح ان کو نہیں چھوڑیں - Thank you.

میدم اسپیکر۔ جی زیارتوال صاحب۔

عبد الرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ۔ میدم اسپیکر! آپ کی اجازت سے، لیاقت آغا اور حمت صاحب جس منسلک پر آپ کے سامنے اظہار کر چکے ہیں۔ کیسکو اور کیسکو کے ذریعے سے جو ہمارے کام ہیں میں سب سے پہلے آپ کے سامنے یہ رکھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال بڑی تگ و دو کے بعد وہاں سے خصوصی ٹیکم یہاں آئی تھی اور یہاں وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ انہوں نے مینگ کی تھی دو دن اُس پر دو مرتبہ یہ معاملہ ان کے سامنے چلا اور مرکز نے صوبائی حکومت نے جو پیسے اُنکے واجب الادا تھے وہ انہوں نے بیڑہ اٹھایا کہ ہم یہ پیسے ان کو payments کر دیں گے اور زمینداروں کے سامنے یہ وعدہ کیا تھا کہ چار ہزار کی بجائے چھ ہزار ماہانہ کے حساب سے فی ٹیوب ویل وہ ادا کریں گے شرط یہ تھی کہ آٹھ گھنٹے بھلی ملے گی۔ اب میدم اسپیکر یہ از جی کا سسٹم جو وہاں سے آ رہی ہے یہ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے جس ضلع میں جتنی بھلی جا رہی ہے یہ باقاعدہ کمپیوٹر پر چیف کیسکو کے دفتر میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہتنی بھلی آ رہی ہے اور کن کن اضلاع میں کتنی بھلی جا رہی ہے اور وہ بیٹھ کیا ہے یہ سب بیک وقت آپ کو وہاں پر دکھار ہے ہیں۔ تو اس طریقے سے جو دوست کہہ رہے ہیں کہ جو پیسے ہم دے رہے ہیں اربوں روپوں میں انہوں نے ایک دن کے لئے بھی وہ وعدہ نہیں نبھایا ہے۔ اسلام آباد میں میں نے ان کے ساتھ مینگ میں بات اٹھایا۔ خاقان عباسی صاحب نے کہا کہ آپ لوگ چینٹ نہیں کرتے ہو میں نے کہا کہ جو آٹھ گھنٹوں کا آپ نے وعدہ کیا ہے اب کمپیوٹرائزڈ آپ لوگوں کے پاس موجود ہے کہ اگر ایک دن بھی آپ نے وعدہ وفا کیا ہوا س کو پورا کیا ہو تو پھر ہم زمینداروں سے گلہ کریں گے کہ آپ لوگوں نے کام نہیں کیا ہے۔ چار پانچ گھنٹے بھلی مشکل سے اور اب اس سے بھی حالات بد سے بدتر ہو گئی ہے تو قائد ایوان صاحب بیٹھے ہیں اور آپ Custodian ہیں اس House کی حیثیت سے میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ ہے ہم نے اس پر بات کرنی ہے وہاں جانا ہو انکو یہاں بلوانا ہو اس پر ہم لوگ کریں گے Distribution of Power number one. دوسری بات میدم اسپیکر یہ ہے کہ یہاں پر اُن کو وہ extension ہو جاتی تھی اُن کو وہ بھلی دیتے تھے دو پول چار پول اس طریقے سے وہ انکو دیتے تھے اور اُن سے وہاں کام ہوتا تھا۔ اور اس کے علاوہ ہمارے پیسے ہوتے تھے دو پول چار پول کیس ٹو کیس extension جہاں ہو جاتے تھے وہ انکو دیتے تھے یہ بند کر دیئے ہیں انہوں نے اب کیوں بند ہوئے ہیں ایکنک میں ہم نے ان کو آٹھ ارب روپے کی انکو

منظوری دی ہے میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جب اس سے پہلے یہ چل رہا تھا اب کس بنیاد پر یہ بند ہوا ہے اس پر بات کریں گے کہ یہ جو کیسز ہیں یہ التواء میں پڑے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرکز نے اس کو بند کر دیا ہے۔ تیسری بات جودو سست کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ بنیادی طور پر جو بھی کشٹر یکٹ آپ کے صوبے میں ہمارے صوبے میں جو بھی ڈیپارٹمنٹ جس ٹھیکیڈار کو کام دیتا ہے ورک آرڈر جب اُس کو ملتا ہے تو اُس پر لکھا جاتا ہے کہ آپ نے اتنے عرصے میں اس کام کو مکمل کرنا ہے۔ اب جب سے ہم آئے ہیں ہم نے پیسے دیئے ہیں۔ اب وہ کام تین سال، ابھی پورے ہونے کو ہیں اُس میں سے ایک بھی کام ابھی مکمل نہیں ہوا ہے۔ چوتھی بات ریٹ کی ہے اس کو ریکارڈ پر اس لئے لانا چاہتے ہیں کہ ہم تمام چیزیں اُنکے سامنے رکھیں گے بازار میں اپن مارکیٹ میں جو آدمی ایک ٹرانسفر مرخیدنا چاہتا ہے وہ ایک لاکھ پچاس ایک لاکھ ساٹھ ایک لاکھ ستر تک آپ کو آرام بل جاتا ہے دو لاکھ میں کہیں نہیں ہے۔ ہمارے سائز ہے چار لاکھ تین سالوں سے اُنکے پاس ہمارے پیسے جمع ہیں اور وہ چیزیں ہمیں مل نہیں رہی ہیں۔ کیا ایک منصوبے کے تحت ہمیں عوام نے اپنے حقوق میں نمائندوں کی حیثیت سے بدنام کرنے کی کوشش ہے اور ٹرانسفر مرخانہ و استہ آپ کو مل گیا اُس کا base جو نام ہے اُس کا کہتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں۔ جب وہ نہیں ہے جب وہ مل جاتے ہیں تو کہتے ہیں تاریخیں ہے یہ مل جاتا ہے تو کہتے ہیں فلاں نہیں ہیں ابھی یہ صورتحال اس طریقے سے ان کے ساتھ ہم کہاں تک جاسکتے ہیں کیسے چل سکتے ہیں۔ مسئلہ بنیادی طور پر یہ ہے کہ جو بھی چوری ہے یہ چوری چکاری ان کی اس بنیاد پر ہیں۔ اور اس وقت طبقی یہ ہوا تھا کہ ہم گورنمنٹ کے طور مرکز سے تمام جو ہمارے ٹوب و بیز ہیں تقریباً تمیں ہزار اس وقت وہ ہم نے ان کو دلوائے تھے تمیں ہزار ٹوب و بیوں پر ہم آپ کو میٹر لگا کر کے دیں گے اور میٹر لگانے کے بعد ہمارے پاس آپ کی صحیح ریڈنگ آجائے گی اُس کے تحت مرکز اور صوبہ جوانہوں نے ادا کرنے ہیں اور زمیندار نے جو ادا کرنا ہے وہ ادا کریں گے۔ لیکن وہ بھی نہیں ہو سکا۔ تو اس طریقے سے یہ جو معاملہ ہے وہ اب تک اٹکا ہوا ہے اور اس میں ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوتی ہے۔ ایم پی ایز جس نے بھی بھلی کی مد میں پیسے دیئے ہیں سال ہو گئے ہیں دو تین سال ہو گئے ہیں کہیں پر complete ہوئے ہیں اس کو اس طریقے سے چھوڑنا ان کو کیسکو کو یہ اختیار دینا تو بنیادی طور پر یہ بہت ہی اہم ہے۔ Custodian of the House کی حیثیت سے اس کا نوٹس لینا کہ کیسے کیا جاسکتا ہے اور قائد ایوان ان کو کب کہاں بلا سکتے ہیں اور تحریری طور پر ان سے بات کرتے ہیں۔ اور احسان اقبال صاحب کو انکی میٹنگ میں ہم نے بتا دیا تھا کہ گرڈ ہمارے منظور ہو چکے ہیں۔ اور اسکے لئے پھر وہاں مرکز سے پیسے ریلیز نہیں ہوئے ہیں اس کو بھی التوا میں ڈالا گیا ہے ان چیزوں پر ایکشن میں لے جانا ان کو

بلا ناؤں سے بات کرنا اور ہماری جو چیزیں ان تو ایں پڑی ہوئی ہیں ان کو آگے لے جانا تو یہ صورتحال ہے اور اس صورتحال میں ہر محکمہ میں ڈپلین ہوا کرتی ہے اور یہاں ڈپلین نہیں ہے۔ اور نقد پیسے ہم پی ایس ڈی پی کے اُنکے پاس جمع کرواتے ہیں۔ باقی جو ڈیپارٹمنٹس میں سال کے پورے ہونے پر وہ دوبارہ surrender کرتے ہیں اگر وہ استعمال نہیں ہوئے ہیں یہاں surrender والاسٹم ہی نہیں ہے۔ سالوں سے ہمارے پیسے وہاں پڑے ہیں اور وہ جس طرح انکو استعمال کریں کر رہے ہیں۔ اور ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہیں اور محروم کے محروم ہیں اور عوام کو ہم کوئی ریلیف اس سلسلے میں نہیں دے سکتے ہیں۔ تو یہ صورتحال ہے اس سلسلے میں آپ کی بھی رولنگ چاہئے اور قائدِ ایوان بیٹھے ہیں وہ کریں گے۔ تو یہ سب دوستوں کی ایک معنی میں مطالہ بھی ہے اور یہ بہت اہم بن گیا ہے اور اسکے جو ریٹس ہیں وہ بھی کسی کے اسمیں نہیں ہیں۔ جو صورتحال ہے ان صورتحال کو ٹھیک کرنے کے لئے ہم نے اپنی ذمہ داری نجاتی نہیں۔ اس وقت آپ Custodian کی حیثیت سے اور قائدِ ایوان کی حیثیت سے آپ لوگ اس کام کا بیڑا اٹھائیں گے۔ اور اسکو آگے لے جائیں گے۔ شکریہ۔

میدم اپسیکر۔ یقیناً یہ بہت اہم ہے اور انشاء اللہ باقی ساتھیوں کو بھی سن لیتے ہیں۔ میر عاصم کرد گیلو۔ میر محمد عاصم کرد گیلو۔ مہربانی اپسیکر صاحب! پہلے تو میں آپ سے مغذرت کرتا ہوں کہ اگر کبھی غلطی سے چونکہ 25 سال ہو گئے ہیں ہم اپسیکر صاحب کہتے ہوئے کبھی اپسیکر صاحب نہیں کہا گیا۔ کبھی غلطی ہوئی تو اس پر مغذرت چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے میں اس ہاؤس میں جو ہمارے نئے Leader of the House نواب شاء اللہ خان زہری صاحب بنے ہیں، میں دل کی گہرائیوں سے اسکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپسیکر صاحب! آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اپسیکر صاحب! ہمارے لئے اُس دن جو 12 ربیع الاول کا دن تھا ایک نیک دن، جو ہمارے چیف منستر صاحب نے اُس دن کا چنان کیا کہ اُس دن اس مبارک دن کو حلف اٹھایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے لئے نیک شگون ہے اور اہل بلوجستان کیلئے نہایت ہی اہم نیک شگون ہے۔ اُسکے بعد دوسرے دن ہم زیارت گئے، وہ بھی ایک اچھا دن تھا جس میں ہمارے نئے لیڈر آف دی ہاؤس نے اپنے دوڑے کا آغاز کیا زیارت سے۔ اور اُسکے بعد تیسرا دوڑہ جو ثوب کا ہوا جو ہمارے Prime Minister تشریف لائے تھے، جو اہم اداری کا شغرن روٹ روڈ کا افتتاح تھا اور اُسکے بعد یہ بھی ہمارے لئے ایک نہایت نیک شگون ہے جو کل CM صاحب سیستان بلوجستان کے ہمارے ایران سے گورنر صاحب تشریف لائے تھے اور گوادر منصوبہ کے جو چاہباغ کے رویوں لائن کا، اُسکے بارے میں اور ایک ہزار تیس میگاوات جو بجلی کی پہلے سے ایک تجویز تھی اُس میں پیش رفت کرنے کیلئے اُس میں کافی discuss کی اور انشاء اللہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ بجلی

بلوچستان پہنچ جائے جو ہمارے دوست لیاقت آغا صاحب اور ہمارے زیارت وال، رحمت بلوچ صاحب نے کہا جو سالوں سالوں سے اس اسمبلی میں یہ بحث ہو رہی ہے کہ بلوچستان میں ہمیشہ بجلی کا مسئلہ ہے اس ایوان میں اسکی آواز گھونختی ہے مگر اسکا بھی تک ایک پاسیدار حل نہیں نکلا۔ میرے خیال میں ابھی یہ ایران سے جو بجلی آئی گی تو اسکا ایک پاسیدار حل نکل جائیگا۔ میں سمجھتا ہوں اس ایوان میں سب سے پرانے پارلینمنٹرین نواب صاحب خود ہیں کہ 1988ء سے اس اسمبلی میں آ رہے ہیں اور اسکو Upper-House جوینٹ ہے اسکا بھی ایک دفعہ گئے تھے اُدھرا وہاں بھی انہوں نے کافی اچھی اپنی جو منصب پارلینمنٹ کی تھی، وہ گزارے تھے۔ اور یہ میں سمجھتا ہوں جو آج ہمارے سیکرٹریز صاحبان یہاں تشریف فرمائیں، میں انکو welcome کرتا ہوں جو ہمارے چیف منستر نے آرڈر زدیئے ہیں کہ اسکے مطابق وہ آئے ہیں اور ہماری یہی خواہش ہے کہ آج نہیں آپ لوگ جب بھی اسمبلی کا اجلاس ہو، ہمارے چیف منستر کے آرڈروں کو obey کر کے یہاں آ جائیں۔ جناب اپیکر صاحبہ! نواب صاحب بخوبی یور و کریمی کو بھی جانتے ہیں اور Member of Parliament کی بھی جو عزت ہے اُس سے وہ بخوبی آگاہ ہیں چونکہ اُنکا ایک بڑا تجربہ ہے، جو زیادتیاں ہمارے ممبر آف پارلینمنٹ کے ساتھ ہوئے ہیں، وہ ان سے بھی واقف ہیں اور انشاء اللہ میں سمجھتا ہوں کہ اس دوران جتنے بھی ممبران اس پارلینمنٹ میں جوشکاریات کرتے تھے کہ ممبروں کی کوئی عزت ہونی چاہیے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسکے بعد آپ لوگوں کی عزت بحال ہے، اسکے بعد آپ لوگوں کی عزت کی جو ذمہ داری ہے وہ ہمارے CM کے سر ہے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ اور میں نواب صاحب کو دعوت دیتا ہوں سب سے پہلے اپنے ڈسٹرکٹ کا کہ آئیں، جو ہمارے ترقیاتی کام اس دوران یا اس سے پہلے ہوئے ہیں، آپ اُنکا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں کہ کون کون نے کام ہوئے ہیں اور کون کون نے کام نہیں ہوئے ہیں۔ آپ کو اندازہ خود ہو جائیگا کہ کیا کام ہوئے ہیں اور کیا کام نہیں ہوئے ہیں۔ اور میں یہ چاہتا ہوں کہ جس طریقے سے آپ نے اپنی تقریباً سو دن کی اور آپ نے کہا ”کہ میں سارے ہاؤس کو لیکر چلوں گا“۔ ہماری بھی خواہش یہ ہے کہ آپ اس ہاؤس کو، سارے ساتھیوں کو اکھٹے لیکر چلیں اور میری یہ دعا ہے کہ اللہ جو آپ کا vision ہے، میاں نواز شریف کا vision ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیاب کرے اور جتنے بھی ہمارے ممبران ہیں جو انکی خواہش ہے اپنے ترقیاتی کام اپنے حلقوں میں کریں ہماری خواہش ہے کہ اللہ انکو بھی کامیاب کرے۔ ہماری دعا میں آپکے ساتھ ہیں۔

Thank you

میڈم اپسیکر۔ خالد لانگو صاحب۔

میر خالد ہمایوں لاگو۔ شکریہ میڈم اسپیکر۔ چونکہ نواب صاحب منتخب ہوئے ہیں میں اپنی اور اپنی پارٹی کی جانب سے اُن کو دل کی گھرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔ اس کے بعد میں میڈم اسپیکر آپ کو بحیثیت اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی خاتون ہیں کہ جو اسپیکر منتخب ہوئی ہیں اور اسی امید کے ساتھ ہم نواب صاحب اور آپ سے توقع ہے کہ بلوچستان کے عوام کی ترقی، خوشحالی اور مسائل کو حل کرنے کے لئے آپ دونوں کو ششیں کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں coalition partners کو جنہوں نے معاملہ کیا ہے اور قول کیا ہے کہ بحیثیت مسلمان بحیثیت بلوچ اور پشتون جو بھی پاکستان کے اندر رہتے ہیں وہ اپنی قول اور اقرار کے مطابق اپنی معاملہوں کی پابندی کرتے ہیں۔ ہم اس موقع پر تینوں چاروں coalition partners کو مبارکباد دیتا ہوں۔ بہت مہربانی۔

میڈم اسپیکر۔ معمومہ حیات صاحبہ۔

محترمہ معمومہ حیات۔ شکریہ محترمہ اسپیکر صاحبہ۔ میں آج آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف کر دانا چاہتی ہوں، مادرن انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کمیشن کی طرف۔ چونکہ آج کے دور میں کوئی بھی قوم بغیر انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کے، ترقی کے دوڑ میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن آئی ٹی کو promote کرنے کیلئے صوبائی حکومت اور خاص کر مکمل تعلیم کو چاہیے کہ اس ترقی کے ذریعے ضروری کام کریں اور ایک اہم کام جو میں آپ لوگوں کی توجہ چاہتی ہوں کہ اس وقت پورے کوئی میں 24 گرلنڈ اور بوائز اسکول ہیں جس میں کمپیوٹر لیب کا انعقاد کیا گیا ہے اور جس میں چالیس ٹیچرز 3 سالوں سے اپنے خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ چونکہ وہ جدو بندے ہیں، سو شل و رکز ہیں، وہ اپنی طرف سے انکو تغذیہ دے رہے ہیں۔ اسیں ہمارے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نہ کوئی تعاون کر رہی ہے اور نہ انکو permanent کیا جا رہا ہے لہذا CM صاحب سے درخواست ہے کہ ان ٹیچرز کیلئے 40 پوسٹوں کے creation کیلئے احکامات جاری کیئے جائیں۔ Thank you.

میڈم اسپیکر۔ جی قائد ایوان صاحب۔

نواب شاء اللہ خان زہری (قائد ایوان)۔ محترمہ اسپیکر! پواسٹ آف آرڈر۔ میں نے میڈم کی بات نہیں سنی وہ مائیک انکا صحیح نہیں تھا، وہ مجھے لکھ کر کے دے دیں۔ میں دیکھ لیتا ہوں اسکو۔

میڈم اسپیکر۔ نواب صاحب! یہ ویسے یہ بہت اہم مسئلہ انہوں نے اٹھایا تھا۔ جی یا سمیں اہڑی صاحبہ۔ آپ کو موقع دینے گے بابت لا لاصاحب۔ مجیب حسنی صاحب ابھی آپکی باری آئیگی۔ وہ پہلے کھڑی ہیں۔

یاسمین اہری۔ شکریہ میدم اپسیکر۔ اپسیکر صاحب! میں ایک بہت اہم مسئلے پر آپ کی توجہ مندوں کروانا چاہ رہی ہوں۔ ہم نے پچھلے دنوں ایک بل منظور کروایا تھا، پر ایسویٹ سکولوں کے حوالے سے۔ تو ایک بہت بڑا وفر آیا تھا اور انگی بہت زیادہ serious observation stakeholders ہیں، اس بل کے حوالے سے۔ اُنکا یہ کہنا تھا کہ ظاہر ہے یہ بل ہمارے لئے بناء ہے اور یہ ہم پر ہی apply ہو گا تو ہم سب سے بڑے ہیں لیکن یہ ہے کہ ہمارے concerns کو address نہیں کیا گیا ہے۔ تو آپ سے یہی گزارش ہے کہ اگر ایک کمیٹی بنائے کے یہ بل اُنکے حوالے کیا جائے، شاید ہم نے بہت جلدی میں وہ بل بنایا ہے اور اُنکے نہیں ہوئے ہیں۔ اسکو میرے خیال میں دوبارہ سے consensus address review کرنے کی ضرورت ہے۔

میدم اپسیکر۔ اسمیں میرے خیال میں اگر review ہے تو ایک ممبر جو ہے وہ پر ایسویٹ بل ہی لاسکتا ہے اُسی کو اگر آپ خود اس پر initiative یں اور اسمیں آپ لانا چاہتی ہیں، کیونکہ already اسمبلی اسے pass کر چکی ہے اگر آپ اسمیں amendment لانا چاہتی ہیں تو آپ as a private bill چونکہ واقعی وہ ایک stakeholders ہیں، پر ایسویٹ سکولز ایک بہت بڑا ہمارے سوسائٹی کا حصہ ہیں، اور میرے خیال میں بہت سے موقوں پر اسمبلی میں میرے خیال میں اراکین نے یہ کہا تھا۔ میں تو یہ کہوں 99.9% majority آرکین نے کہا تھا کہ اُنکے پچھے پر ایسویٹ سکولز میں پڑھتے ہیں۔ تو میرے خیال میں یہ اچھی بات ہے۔ اگر انکو stakeholder amendment کو اعتماد میں نہیں لیا گیا تو آپ اُنکے ساتھ بیٹھیں اور اسمیں اگر کوئی amendment لانا چاہتے ہیں تو اس طرح ہو سکتا ہے۔ جی مجیب حنفی صاحب۔

میر مجیب الرحمن محمد حنفی۔ سب سے پہلے میں نواب صاحب کو بلوچستان کا وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اُسکے ساتھ ساتھ آپ کو بلوچستان اسمبلی بلکہ پاکستان کی چاروں اسمبلیوں میں پہلی دفعہ کسی خاتون کا اس مقام پر پہنچنا ہمارے لئے اور بلوچستان کیلئے ایک اعزاز کی بات ہے۔

میدم اپسیکر۔ thank you

میر مجیب الرحمن محمد حنفی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نواب صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن گھر ایسوں سے اپنی طرف سے اپنی حلقوں کے عوام کی طرف سے اور خاص کر جیسے خالد لانگو صاحب نے کہا جو coalition partners تھے۔ جو ہمارے leaders تھے انہوں نے ایک accord کیا اور اسکو اُسکی spirit کے

مطابق بالکل بغیر آگے کئے ناں پیچھے اُسکو honour implement کیا گیا اور اُسکا میں سمجھتا ہوں میڈم اپسیکر! نواب ثناء اللہ خان زہری کیونکہ پچھلے 25، 20 سالوں سے بلوچستان کی politics میں انکا بڑا اہم قردار رہا ہے اور وہ بلوچستان کے تمام علاقوں سے بخوبی واقف ہیں اور وہ ہر حلقہ کو میرے خیال میں اپنے جیسے انکا اپنا حلقہ ہے اُس حساب سے وہ جانتے ہیں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ انکی سربراہی میں جو coalition partners ہیں وہ تمام جو حلقات بلوچستان کے تمام اضلاع ہیں انکی ترقی کیلئے انشاء اللہ کام ہو گا۔ اور جو اصلاحات اور جو اچھے کام ہمارے پچھلے چیف منسٹر اور coalition partners نے شروع کئے تھے جیسے نواب صاحب نے اپنے policy speech میں کہا کہ اُس کو ہم آگے لیکر جائیں گے اُسکے ساتھ ساتھ جو مسئلہ مسائل ہمیں درپیش تھے جیسے گیو صاحب نے کہا کہ bureaucracy کے حوالے سے ہمیں مسئلے تو درپیش نہیں تھے لیکن ظاہر ہے ہمارے کام مختلف departments میں جس طرح سے پھنس جاتے تھے ہم اُمید کرتے ہیں انشاء اللہ وہ سلسلہ اب ختم ہو جائیگا۔ میں میڈم اپسیکر! ۲۰ کومبار کباد دیتا ہوں کیونکہ آپا بھی پچھلے 15، 10 سالوں کا تجربہ ہے آپ نے منشی کی حیثیت سے بڑا چھا کام کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ انشاء اللہ آنیوالے دوڑھائی سالوں میں بلوچستان اسمبلی کے وقار کو بلند کریں گے اور جو rules of business ہیں اُسکو دیکھتے ہوئے آپ اس اسمبلی کو انشاء اللہ چلا جائیں گے، بہت بہت شکریہ۔

میڈم اپسیکر۔ thank you محبی حسنی صاحب۔ نصراللہ زیرے صاحب۔

نصراللہ خان زیرے۔ **میڈم اپسیکر!** thank you سب سے پہلے ہمارے جو مہمان آئے ہیں، خیبر پختونخوا، پنجاب، سندھ کے ممبران، انکو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ میڈم اپسیکر! جس طرح آنالیاقت نے، رحمت بلوچ صاحب نے اور زیارت وال صاحب نے بھی اُس پر بات کی QESCO کا WAPDA کے حوالے سے یقیناً میڈم اپسیکر! ہم اتنے پریشان ہیں کہ آئے روز، آج بھی میرے گھر میں میرے حلقة میں water supply تیار ہے آٹھ ماہ ایک سال سے وہاں پر صرف transformer کی کی ہے۔

میڈم اپسیکر۔ بلیکی صاحب please آپ ذرا ایوان میں خاموشی اختیار کر لیں۔

نصراللہ زیرے خان۔ ان کو انکی اپنی اپنی سیٹوں پر بھادیں تو بہتر ہو گا۔

میڈم اپسیکر۔ آپ اپنابولیں زیرے صاحب۔

نصراللہ خان زیرے۔ تو میڈم اپسیکر! اسی طرح میڈم اپسیکر! 14-13 2013ء کے میرے اسکیمات ہیں village electrification کے وہ ابھی تک complete نہیں ہوئے ہیں۔ پھر 15-2014 کے

پڑے ہوئے ہیں وہ تفصیل کے ساتھ آغازیات صاحب نے بات کی ہے میں تو خود ہر ہفتے QESCO کے chief کے پاس جاتا ہوں اور لیکن وہاں پر کوئی ٹھوٹی نہیں ہوتی وہ کہہ رہے ہیں کہ لاہور سے اب تک نہیں ہیں۔ اب کوئی اور نیا ایک مصیبت لا کے کھڑا کر دیا کہ وہاں پر tender تھے وہ cancel ہو گئے پتا نہیں کیا ہوا کوئی technical problem ہے یا نہ ہے یعنی Kindly I request to the C.M. that I have a problem with water supply at my house. اس جنگل سے نکل سکتے ہیں۔ ہم اپنے tubewell کو چلا سکتے ہیں۔ ہم اپنے poles اور different types of transformer کا pass آیا ہے اسے ہوا کیا گی۔ دوسری بات جس طرح یا میں صاحب نے کہاں کہ education کا bill آیا ہے اس سے pass ہوا کچھ اُن پر اعتراض بھی ہے۔ تو اس حوالے سے آپ ایک کمیٹی بنادیں پھر Standing committee کی کامیابی کی، اُنکے حوالے کر دیں تاکہ اُس bill کو اگر ہو سکے کیا وہاں پر خامیاں ہیں؟۔ کیوں خامیاں ہیں؟۔ اور کیا اُنکے اعتراضات ہیں؟۔ وہ جو ہے revisit کیا جاسکے۔ اُس bill کو تو ان دو باتوں کے حوالے سے میں point of order پر تھا Thank you madam speaker۔

میڈم اسپیکر۔ میں نے جیسے پہلے بھی کہا کہ جب ایک committee already ہوتی ہے تو ہم ایک دوسری کمیٹی نہیں بناسکتے۔ اور دوسرا چونکہ یہ pass ہو چکا ہے تو اگر جو amendment کوئی بھی لانا چاہتا ہے تو پہلے وہ اُس amendment پر کام کر لیں اور اُنکے بعد اور پھر ہم اُسے کمیٹی میں بھیج سکتے ہیں کیونکہ یہ ایوان سے پہلے pass ہو چکا ہے۔ تو اگر یا میں صاحب اور آپکی جو بھی members ہیں اُس میں ہیں تو اگر اُس میں amendment interested ہے تو اس کی صورت میں بھی لانا چاہتے ہیں تو اس کا private bill ہے۔

لانا چاہیں تو لاسکتے ہیں۔ جیسا کہ صاحب please۔

عبداللہ جان بابت۔ آج اچھا ہے کہ نواب صاحب کے order کے مطابق تمام جو bureaucrats ہیں وہ حاضر ہیں اور آئندہ بھی حاضر ہیں گے۔ (مداخلت)۔ خوش آمدید تو بعد میں کہوں گا جب وہ کام کریں گے۔ تو میں میڈم اسپیکر صاحبہ! یہ WAPDA کی بات ہو رہی ہے۔ WAPDA کا کوئی آدمی آج یہاں نہیں ہے۔

میڈم اسپیکر۔ میں بھی اب اس پر ruling دینے لگی تھی۔

عبداللہ جان بابت۔ یہ واپس اولے بھی تو ایسے نہیں ہیں کہ ہمارے سیکریٹری صاحبان آجائیں اور وہ نہیں

آئیں۔ یہ ہے کہ اگر محکمہ کشم پر بات ہو تو کشم والے آجائیں جو ابھی NADRA کی بات ہوتی ہے تو NADRA کا کوئی بندہ ہوتا نہیں ہے۔ اسی طرح سے جو ہے جس department سے متعلق بات ہوگی اُنکام ازکم یہاں ہونا ضروری ہے۔ اب جو لیاقت آغاز نے WAPDA کا کہا ہے واقعتاً ایک کھمبانہیں لگایا گیا ہے۔ ایک transformer نہیں لگایا ہے پتہ نہیں ہمارے حکومت کو ڈھائی سال ہو گئے ہیں یہ اچھا ہے کہ ڈھائی سال مری معاملہ کی وجہ سے ہمیں یاد آگیا۔ اگر یہ نہیں ہوتا ہم لوگ پتہ نہیں کہ تک بیٹھے ہوتے۔ تو یہ نواب صاحب کی ایک مہربانی ہے کہ ڈھائی سال میں ہمیں اپنا WAPDA تو یاد آگیا۔ ابھی نے ہماری عادات بھی خراب کی ہیں میڈم۔ ایسے نہیں کہ ہمارے لوگ بُرے لوگ ہیں ہمارے لوگ جو ہیں bill نہیں دیتے یادوں جو ہے بالکل یہ محکمہ انہوں نے خود خراب کیا ہے۔ اگر آپ دیکھیں کراچی میں مجھے دوستوں نے کہا کہ کچھ ایسے علاقے ہیں کہ وہاں پر ساری زندگی کسی نے bill نہیں دیا۔ اور اسی طرح ہمارے جو ہیں ناں کسی گاؤں میں، کسی گاؤں کے گھروں میں meter نہیں لگاتے اور یہ جو ہمارا feeder ہے ہمارے ہمارے تقریباً اگر آپ دیکھیں ڈیڑھ سو کلو میٹر پر ایک feeder ہے۔ ابھی ڈیڑھ سو کلو میٹر میں جب feeder grid سے رو انہ ہو گا اور ڈیڑھ سو کلو میٹر جایگا تو اسی میں وہ وہاں پر کیا light دیگی؟ کیا بجلی دیگی؟ تو ابھی جو یہاں کوئی نیا گرد نہیں بنایا ہے مثلاً جو پرانے گرد تھے اسی گردوں پر ہمارا گزارہ ہے۔ ابھی اس وقت بجلی جو ہے تقریباً اتنی پھیلی ہوئی ہے کہ ڈیڑھ سو کلو میٹر، دو سو کلو میٹر ایسے علاقوں میں جاتے ہیں اس گاؤں سے دوسرے گاؤں۔ اور دوسرے جو WAPDA ہے وہ بالکل کسی کو نہ bill دیتے ہیں۔ ابھی ہمارا جو flat rate ہے flat rate پر ہم پر کسی نے احسان نہیں کیا ہے ناہم اسکوا حسان مانتے ہیں ناں یہ ہمیں خیرات میں ملی ہیں flat rate۔ آپ جائیں پنجاب بھی ایک صوبہ ہے اُنکا حق ہے کہ وہاں development ہو۔ وہاں ترقی ہو۔ ابھی آپ جائیں رحیم پارخان کے ساتھ وہ نہریں تو چھوڑ وجوہ انکو پانی مفت میں مل رہا ہے، نہری پانی انکوں رہا ہے اور اسکے علاوہ وہ جو نہر ہے اُسکے کنارے انہوں نے باقاعدہ tubewells لگائے ہیں اور وہ tubewells سے پانی نکال کر نہر میں ڈالتے ہیں۔ اور یہاں پر ہمارے ساتھ یہ جو ہم لوگوں نے WAPDA کا چار ہزار تھا یہ باقاعدہ ایک معاملے کے تحت کیونکہ یہاں پر وہ جو کاریزیں تھیں وہ نشک ہو گئی ہیں۔ تو انہوں نے ہمیں چار ہزار کے بدے 24 گھنٹے بجلی دینا تھا 24 گھنٹے ابھی ہمارا ایسا feeder ہے کہ اس 24 دن بجلی نہیں ہے۔ 24 دن اگر میں بالکل نواب صاحب کو یہ ثبوت پیش کروں گا کہ میں خود گاؤں جاتا ہوں مجھے قسم ہے میں نے وہاں بجلی نہیں دیکھی۔ ابھی بجلی کے، ایک تو یہ superintendent line ہے ابھی تو ایسے نہیں ہو جائے

کہ ہمارے لوگوں کے درمیان لڑایاں ہو جائیں۔ آپ تو کوئی شہر میں رہتے ہیں۔ آپ کو تو اتنا نہیں معلوم ابھی ہمارے وہاں ایک feeder۔۔۔ (مداخلت)۔

میڈم اسپیکر۔ سب جگہ پر ایک ہی حال ہے۔

عبداللہ جان بابت۔ ہاں؟

میڈم اسپیکر۔ سب جگہ ایک ہی حال ہے۔

عبداللہ جان بابت۔ نہیں نہیں۔ ہر جگہ نہیں ہے۔ ابھی جس area میں میرا گھر ہے اور آپ کا گھر ہے ادھر تو یہ حال نہیں ہے نا۔ نواب صاحب کے گھر میں ایسا حال ہے۔ وہ ہمارے گاؤں میں میڈم اسپیکر! وہاں پر میں نے کہا 24 دن بھی بجکی نہیں ہوتا ہے وہ ایسا ہے کہ پھر ہمارے عادتیں خراب کر رہے ہیں۔ meter نہیں لگاؤ جو flat rate ہے میں مل رہا تھا اس پر بلیں آ رہی ہیں ابھی بھی WAPDA میں ہمارے جوال ہیں tubewell ہے ڈاکٹر مالک صاحب وزیر اعلیٰ تھے ہماری ایک meeting ہوئی تھی تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو تقریباً 11 گھنٹے یا 10 گھنٹے ہم آپ کو بجلی دیں گے اور اسکے بعد آپ نے ماہ وار ہمیں 6 ہزار دینا ہے وہ بھی ہم لوگوں نے اسکی وجہ سے کہ ہمیں گیارہ گھنٹے تو بجلی دو۔ ابھی گیارہ گھنٹے نہیں بالکل آپ جائیں پشین آپ جائیں خدار آپ جائیں مستونگ آپ جائیں لوار الائی جدھر بھی جائیں بجکی نہیں ہے اور یہ feeder وغیرہ ہیں انکو باقاعدہ وہاں جو اسلئے ہو رہا ہے کہ آئندہ ایسے ہو سکتا ہے کہ ہم سب گروی ہو جائیں جیسے زرعی بینک ہے۔ آج تک سرکار کا پیسہ کسی نے کھایا ہے؟ کوئی کھا سکتا ہے؟ وہ جو آپ اسکو زمین لکھواتے ہیں آپ اسکو stamp دیتے ہیں اسلئے ہمارے جوال ہیں یہ قانونی tubewell ہیں یہ ہم پیسے جمع کر رہے ہیں اور آئندہ جب یہ آیگا تو وہ ہم کو گرفتار کیجی کریگا پھر یہ آپ کو معلوم ہے آج کل جو یہ T.V. میں آ رہا ہے جماد کو گرفتار کیا فلاں کو گرفتار کیا فلاں کو گرفتار کیا۔ یہ تو ہی جگہ ہے جو کھاتے ہمارے خلاف کھولیں گے۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ ایک تو سب لوگوں کو پابند کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ صاحب بھی میرے اس بات پر توجہ دیں کہ WAPDA والوں کو بلا کر کہ بھی آئندہ گاؤں میں بھی meter گاؤں نہیں لگا رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر! وہ بالکل نہ گھروں کی بجکی ہے اسکا نہ کوئی meter ہے نہ کوئی قانون ہے ایسے لوگوں نے ٹیلیفون کے ھمبوں پر لکڑی پر line لکیرا اور جس کی وجہ سے وہ feeder

میڈم اسپیکر۔ بابت لالا! آپ کا point آگیا ہے، ابھی آپ مزید کیا کہنا چاہتے ہیں۔

عبداللہ جان بابت۔ تو یہ آپ انگوپاہندو کریں۔

میڈم اسپیکر۔ ابھی ہم اسی پر آ رہے ہیں conclusion پر۔

عبداللہ جان بابت monthly order کے ساتھ ہے یہ بالکل نواب صاحب کو میں کہتا ہوں کہ ہمارے WAPDA کو بالکل وہ monthly order کریں ایسا کریں ایک آئندہ کیلئے WAPDA کا آدمی ادھر حاضر ہوگا۔ اور نواب صاحب، جیسے ڈاکٹر مالک صاحب نے ایک meeting کیا اسکا توازن نہیں ہوا بھی یہ جو ہے ہم لوگ دعا کرتے ہیں نواب صاحب کیلئے اور ہم سب نواب صاحب کے ساتھ ہیں یہ ہم لوگ ایماناً کہہ رہے ہیں کہ ہم نواب صاحب کے ساتھ ہیں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ جو بھی نواب صاحب اور حکومت کی بات نہیں مانے گا ہم باقاعدہ ابھی اٹھارویں ترمیم کے بعد ہمیں اپنی طاقت کا بھی احساس ہے۔ ہم بہت طاقتور ہیں۔ یہاں لوگ جو ہیں انکا یہ خیال ہے کہ یہ جو پارلیمنٹ میں، اسمبلی میں بیٹھے ہیں یہ لوگ کچھ نہیں جانتے۔ اٹھارویں ترمیم میں اگر ہم کسی آدمی کو یہ کہیں یا WAPDA والے کو جس کو کہ بھائی آپ جاؤ اگر وہ نہیں جائیگا ہم اپنے اسمبلی سے اسکو منظور کروائیں گے۔ بالکل ہمارے اسمبلی کو نہیں مانے گا جو ہماری حکومت کو نہیں مانے گا جو یہاں کے لوگوں کے اختیارات کو نہیں مانے گا ہم اسکو کہیں گے نہیں آپکے اختیار ہیں بالکل ہم شہباز شریف کو سلام کرتے ہیں۔ شہباز شریف نے کتنا بڑا وہاں ترقی کیا ہے۔ ہم لوگ بھی یہ ترقی چاہتے ہیں۔ یہ ترقی نہ غداری ہے یہاں ہم لوگ باقاعدہ طور پر بجلی بھی ہم مانگتے ہیں۔ بجلی ہمیں دیں گے۔ لاہور میں اربوں روپے کی بجلی چوری ہوتی ہے۔ یہ record پر آیا ہے اخباروں میں آیا ہے۔ مگر ہم لوگوں کو بولتے ہیں یہ چور ہیں یہ ڈاکو ہیں یہ فلاں ہیں یہ قانون کو نہیں مانتے۔ ہم سے لوگ ہیں؟ قسم سے اس اسمبلی کی شکل کو دیکھو اسمبلی میں ایسے لوگ نظر نہیں آئیں گے۔ میں challenge سے کہتا ہوں ہماری میڈم ہیں کہیں اور بھی عورت کو اسپیکر بنایا ہے؟ قسم ہے کہیں بھی نہیں پھر خطرہ ہوگا۔ پتہ نہیں آپکو زندہ چھوڑیں گے کہ نہیں۔ ہم لوگ تو باقاعدہ طور پر آپ support کر رہے ہیں اور ہم آپکے ساتھ ہیں۔ انشاء اللہ ہم اپنی حکومت کا بالکل دفاع بھی جانتے ہیں اور اپنی حکومت کا دفاع کریں گے کوئی غیر جمہوری قوت کو ہم اسکی اجازت نہیں دیں گے۔ بڑی مہربانی۔

میڈم اسپیکر۔ میں اپنی اسمبلی میں، ہاؤس میں ہماری جو اسمبلی کی سابق MPA مزr شمینہ سعید آئی ہیں، تشریف رکھتی ہیں، میں انکو خوش آمدید کہتی ہوں۔ چونکہ نواب صاحب! یہ ایک تو بہت بڑا مسئلہ ہے۔۔۔ (مداخلت)۔ نہیں، نہیں، میں صرف ایک بات کر کے آپ سب کو موقع دیتی ہوں۔ آپکا اسی

point پر ہے؟ تاکہ اس پر ہم لوگ اپنی بات کر لیں جلی کے اوپر۔ جی آپ تشریف رکھیں۔ نواب صاحب میں سمجھتی ہوں کہ ایک انہائی مسئلہ ہے بلوچستان کے عوام کا جلی ویسے بھی ایک خاص طور پر جو اسمبلی کے اراکین ہیں as a Member میں خود بھی تو یہ تکلیفات رہی ہیں اپنی scheme کے حوالے سے انکو، اس پر عملدرآمد کے حوالے سے جتنی بھی باتیں ہیں میرے خیال میں وہ 100% صحیح ہیں۔ 14 تاریخ کو ہمارا اجلاس ہے اگر ہم اُسمیں میں ruling دینا چاہتی ہوں کہ اُسمیں ہم QESCO کے chief کے جو ہیں وہ آئیں، انکا محکمہ ہے اور ہمیں ایک briefing دیں اور جو بھی grievances ہیں ہمارے ممبرز کے اُسمیں انکو address کریں۔ تو میرے خیال میں یہ ایک اچھی بات ہے۔ اگر اس بارے میں آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں پہلے۔ کیونکہ جلی کے حوالے سے اراکین نے باتیں ختم کر دی ہیں۔ سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ میڈم اسپیکر! جو آپ تجویز دے رہی ہیں یہ QESCO کے chief کے لئے تو 14 کو اجلاس ہے۔ تو مطلب 4 بجے اجلاس جیسے آپ رکھتے ہیں، 3 بجے اگر C.M. صاحب کی سربراہی میں آپ کے conference room میں کر لیں۔

میڈم اسپیکر۔ جنے conference room میں۔

عبدالرحمن کھیڑان۔ تو پرسوں 13 ہے۔

میڈم اسپیکر۔ 14 تاریخ کو اجلاس سے پہلے ہم چاہتے ہیں کہ وہ hall میں، committee room میں ممبر زکوت نام کو جو بھی انکے grievances ہیں وہ انکے سامنے رکھیں اور وہ پھر اپنے جوابات دیں۔ سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ وہ پھر اگر C.M. صاحب اگر تشریف رکھیں گے وہاں پر اور وہ انکو ہدایت دیں گے نا۔ وہ پھر دو تین چیزیں ہو جائیں گی ایک تو M.C. صاحب کی نواب داری، پھر زرکزی، پھر وہ اُسکو سمجھ آجائیں گی سب چیزیں آجائیں گی انشاء اللہ پھر سب کام صحیح چلے گا۔

میڈم اسپیکر۔ میں ruling دیتی ہوں کہ 14 تاریخ کو۔۔۔۔۔

نواب شناع اللہ خان زہری (قائد ایوان)۔ میڈم اسپیکر! ruling نہیں دیں۔ ادھر نہیں رکھیں C.M. سیکریٹریٹ میں رکھتے ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ نہیں جہاں بھی sir آپ رکھنا چاہیں لیکن میں کہہ رہی ہوں وہ 14 تاریخ کو ہو۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزی۔ جناب اسپیکر point of order۔

میڈم اسپیکر۔ جی point of order پر ڈاکٹر حامد صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچھزئی۔ میدم اپسیکر! بڑی مہربانی کر آپ نے مجھے time کیسکو کے حوالے سے تو میرے خیال میں بات سامنے آگئی۔ اس صوبہ کی حیثیت کو واپڈ recognize کرتی ہی نہیں ہے۔ اور بڑی جرات اور ہمت کے ساتھ اپنے پہلے chief minister کے ساتھ مینگ میں اُس نے کہا ”کہ ہم یہ دو مہینے میں یہ فلاناں کام کریں گے“، تو اُس نے کہا ”کہ کیوں دو مہینے میں کرو گے؟“۔ پتہ چلا کہ جو گودام ہے جو سُور ہے وہ پنجاب میں ہے یہاں جو فیصلہ ہو جاتا ہے اُسکے بعد پنجاب سے transportation چار پانچ مہینے میں کرتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا ”کہ بھائی! یہاں پر وہ کردو“، دوسری بات اُسکا یہ ہے یہ STLT ہے یہ کیا کہتے ہیں۔ یا ایک کھباد و کھبے، ٹرانسفارمر اور ایک کھبما، یہ واپڈ اکے فنڈز سے ہو جاتا تھا۔ یہ میں عرض کروں گا کہ یہاں پر بالکل شہر منوع ہے LLRM اور STLT۔ تو یہ نواب صاحب آپکے نوٹس میں لاتا ہوں۔ دوسری بات اپنے مقاصد کے لیے اچھے ہیں بُرے ہیں، پیسہ ہم لوگوں نے پاکستان کی history میں پہلی مرتبہ MPAAs نے پیسے دیے ہیں۔ میں نے اُس کیلئے 8 کروڑ روپے دیئے ہیں۔ 12 کروڑ ابھی تک کہتے ہیں نہ ٹرانسفارمرز ہیں نہ poll ہیں۔ یہ ایک تو ہم یہاں پر لے جاتے ہیں اور ان کا رو یہ ہمارے ساتھ یہ ہوتا ہے۔ ابھی ایک نیا شو شہ چھوڑا ہے کہ جی و tendering process ٹھیک نہیں ہے۔ میں ہمارا کیا تعلق ہے۔ نہ ہمیں دچپی ہے tendering process میں۔ وہ board of directors کو کہتے ہیں کیسکو چیف انکو کہتا ہے کہ مجھے اجازت دوتا کہ میں ایک کروڑ یا 98 لاکھ کا وہ ٹینڈر کر سکوں۔ وہ کہتے ہیں کہ جی ہم تو آپکو تین کروڑ، چار کروڑ، پانچ کروڑ، آٹھ کروڑ کی وہ recommendation دیں گے۔ اگر اپنے لیے راستہ صاف کرتے ہوں تم ٹینڈر کر دو ٹھیکہ award کر دو ہمارے کندھے پر مت چلاو۔ یہ board of directors اور واپڈ اکی چیف کے درمیان tug of war ہو رہا ہے۔ میں ابھی چمن جا رہا تھا بچھلے ہفتے کمشنرے ساتھ تھا۔ تو تمام گاڑیوں کو روک رہے ہیں۔ تو کیا بات ہے؟۔ جی FIA والے ہیں۔ کمشنر نے اسکو بلا کے کہا کہ بھائی FIA والے کا یہاں کیا تعلق ہے۔ وہ اُس بارڈ پر بھی ہے اُس بارڈ پر بھی ہے۔ دو دو، تین تین چیک پوشیں ہیں۔ ادھر کیا معاملہ ہے؟۔ تو اُس نے کہا کہ بھائی میں بات کرتا ہوں director سے اسکو ہٹا دیتے ہیں۔ اس ہفتے پھر میں چمن جا رہا تھا اپنے حلقوے میں۔ پھر وہی بندے کھڑے ہیں۔ بھائی تم لوگ کیا کر رہے ہو؟۔ کہا کہ جی وہ ہم لوگوں کو چیک کر رہے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ باہر سے لوگ آئیں۔ تو میرے وہ گن میں نے کہا کہ وہ تنبیہ میں لوگوں کو بٹائے رکھے ہیں تو میں نے کہا کہ اسکونکا وزراء دکھاؤ میں بھی interview لوں وہ کوئی کر بلکہ تھا کوئی سر انان کا تھا

بیچاروں کے پاس شناختی کا روٹ نہیں تھے ایک بندہ تھامہ جیکپ کا اُسکا اپنا کارڈ ساتھ تھا دو اور بندے تھے بھائی میں نے کہا کہ *area authority* تو کسی کی بھی نہیں ہے جو مرضی اُسکو بھٹکے کے رکھ دیں شام تک اور پھر پسیے بٹور کے چھوڑ دیں۔ تو میں یہ *request* کرتا ہوں۔ میں واپس آیا کمشنز سے پوچھا۔ کمشنر بیچارے نے کہا کہ میں نے تو *director* کو بتا دیا ہے۔ بھائی صوبائی حکومت کے یہ طبقہ کو یہ ادارے نہیں مانتے ہیں میڈم اسپیکر! یہ میں چیف منٹر سے *request* کروں گا۔ وہ ایک نہ شد سہ شد کا معاملہ یہ تھا۔ ایک تو FIA تھا کی ہم تو کہہ رہے ہیں کہ *custom* پولیس وغیرہ تمام گوداموں میں جب مرضی ہو چھاپے مار کے ”کہ جی اسٹینگ کا دو کروڑ ڈالر کروڑ کا سامان پکڑا“، ابھی یہ پتہ چلا ہے کوئی میں یہ خشک میوہ خرید کر کے کراچی میں کاروبار کے لیے لے جا رہے ہیں۔ رسید یہ دکھارہے ہیں۔ وہاں پھر *military item* ہیں ”کہ نہیں جی اب یہ اسٹینگ کا item ہے“۔ ابھی بادام، پستہ، انجر فلاں یہ کہاں کا اسٹینگ کا item ہے۔ تو یہ *request* کرتے ہیں کہ ہمیں غیر ملکی سمجھ کر کے ہمارے ساتھ یہ حکمتیں ہو رہی ہیں۔ اور نادرا کا ذکر تو خیر ہوا۔ آج میرے پاس تین بندے نادرا کے آئے۔ ایک بتا رہا تھا کہ بھائی میں شناختی کا روٹ *renewal* کر رہا تھا تو میرے اپنے شناختی کا روٹ میں نادرا والوں نے وہ آخری میں 16 آنا تھا، اُس نے 19 لکھا ہے۔ ابھی دو سال سے کہتا ہوں اسکو correct نہیں کر رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے چون جاؤ دوسرا کہتا ہے کوئی جاؤ تیسرا کہتا ہے قلعہ عبداللہ جاؤ۔ یہ نادرا ایک *renewal* کے لیے جس طرح آپ نیا کارڈ بنارہے ہیں *renewel* کے لیے پورے کاغذات مانگتے ہیں۔ ہم یہ بار بار *request* کرتے ہیں کہ ملک کہ دوسرے حصوں میں جو بھی *requirement* اُنکی ہو بیشک ہم سے بھی وہی چیز کا امید رکھیں تاکہ ہم اسکو پورا بھی کر سکیں۔ ابھی جو نادرا اسلام آباد نے کچھ condition ہٹائی ہیں یہاں پر ابھی تک اُس پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔ تو یہ گزارشات تھیں۔ یہ اسمبلی کی ممبران آئے تھے انکو خوش آمدید کہتے ہیں خاص طور پر خیر پختنخوا والوں کو انکو مبارکباداں لیے دیتے ہیں کہ انہوں نے بھی ایک lady deputy speaker elect کر کے بھادیا ہے، دہشتگردوں کو مات دینے کے لیے جو پیشون بلوج نے تو ابھی ثابت کر دیا ہے کہ ہم دہشتگردی اور کرپشن اور حقوق نسوان پر ہم یقین رکھتے ہیں اور جو دہشتگرد جرنیل تھے۔ ایک پر *case* چل رہا ہے باقی تین اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ اُن کے معاملوں کو ابھی ختم ہونا چاہیے 18th amendment میں اس چیز کے وہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ بڑی مہربانی۔

میڈم اسپیکر۔ thank you منظور کا کڑ صاحب۔

شکر یہ میڈم اسپیکر صاحبہ۔ آپکو بلوچستان اسمبلی کی اسپیکر بننے پر دل کی گہرائیوں منظور احمد خان کا کڑ۔

سے مبارکباد دیتا ہوں اور یہ امید بھی کرتا ہوں کہ بڑے احسن طریقے سے جس طرح آپ چلا رہی ہیں اس ہاؤس کو، انشاء اللہ آگے بھی آپ اسی طرح چلا ہے۔ اور اس ایوان کا وقار آپ انشاء اللہ بلند کریں گی۔ ساتھ ساتھ میں نواب ثناء اللہ خان زہری صاحب کو CM Balochistan بنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔ وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں سب اس فیملی کے بارے میں بخوبی جانتے ہیں اور کیا عزم لیکر آئے ہوئے ہیں سب کے سامنے ہیں۔ آتے ہی انہوں نے جو کام شروع کر دیا ہے خاص کر کوئی کے حوالے سے میں یہ بات کروں گا کہ جو 5 ارب روپے تھے اسکے حوالے سے کوئی کو جو focus کیا گیا ہے جو فلاٹ اور زمین یا انڈر پاسز ہیں یا widening of roads ہیں۔ تو انشاء اللہ کوئی ڈھائی سال میں کچھ نہ کچھ انشاء اللہ ضرور آگے جائیگا اور دنیا اُسکو دیکھے گی یہ اُنکی سوچ اور اُنکی فکر ہے۔ ہم کو لیش گورنمنٹ سارے ایوان اُنکے ساتھ ہیں انشاء اللہ اس طرح کے کاموں میں بلوچستان کی ترقی میں حقیقتاً بلوچستان ایک بہت پسمندہ صوبہ ہے اور اگر اس طرح کے کام ہم بلوچستان کے لیے کریں تو بلوچستان کی جو پسمانگی ہے انشاء اللہ ہم دور کر پائیں گے۔ لوگوں نے ہمیں ووٹ دیا ہے ہمیں ایوان میں بھجا ایک نمائندہ ایک وکیل کے طور پر کہ ہم اُنکی نمائندگی کر سکیں۔ اُنکی بنیادی ضرورتیں ہیں اُنکے جو مسئلے مسائل ہیں وہ ختم کر سکیں، ختم تو کرنیں پاتے کم از کم اُسیں کی تو ہم لاسکتے ہیں اُنکی جو بنیادی ضرورتیں ہیں وہ ہم اُنکو دے سکتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ جو ڈھائی سال ہمارے پاس ہیں یہ انشاء اللہ اس عوام کے لیے اس صوبے کے لیے بہت کچھ کر کے جائے گی۔ انشاء اللہ لیکن ایک اہم بات CM صاحب کی گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اور اُنکی توجہ چاہتا ہوں پرسوں رات میرے گھر کچھ لوگ آئے تھے خروٹ آباد کے طرف سے ہزارہ ٹاؤن کے طرف western bypass کے طرف سے نواب صاحب FC کے حوالے سے ہمارے فور سر ہیں چاہے وہ پولیس ہو چاہے وہ لیویز ہو یا چاہے وہ ایف سی ہو ہمارے امن و امان کے لیے وہ قربانیاں دیتے ہیں اُسیں کوئی شک نہیں جوان جوان، کسی کا بیٹا ہے کسی کا باپ ہے اور شاید ہو سکتا ہے کہ اُس میں وہی ایک ہی انسان اُس گھر کو چلانے والا ہو لیکن وہ ہمارے شہر کو امن کا گھوارہ بنانے کے لیے اپنی جان کی نظر انے دیتے ہیں اپنی قربانیاں دیتے ہیں لیکن جہاں پر ایک بات آجائی ہے چادر و چار دیواری کی تو وہاں پر ہمیں ضرور بولنا پڑے گا چاہے وہ جو بھی ہو چاہے وہ جو بھی forces ہو کیوں پہلے میں نے کہا کہ ہمیں عوام نے vote دیا ہے ہمیں یہاں اس اسمبلی میں بھیجا ہے تو اگر اُسکی آواز ہم یہاں نہیں پہنچا سکیں گے تو اُسکی آواز کون سنے گا ہمارے نواب صاحب ایف سی والوں نے آج کل جتنی چیک پوٹیں ہیں وہاں پر خواتین کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے ہم تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں چھانگانگا سے آیا ہوا ہے ایک سپاہی یا کسی اور صوبے سے یہاں پر آئے ہوئے جو سپاہی

ہے ہم روایات رکھتے ہیں یہ صوبروایات رکھتا ہے پشتون بلوج جو گھی ہوں، یہاں پر ہم خواتین کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جناب اسپیکر صاحب۔ لیکن ہمارے خواتین کے ساتھ چیک پوسٹوں پر کیا ہو رہا ہیں آٹھ آٹھ گھنٹے نواب صاحب ان کو گاڑیوں سے اُتار کے کھڑا کرتے ہیں کس نے اجازت دی ہے آپ کو کہ خواتین کے ساتھ آپ یہ سلوک کریں گا گاڑیوں میں آپ تلاشیاں کرتے ہیں مل جو وہ بندے میرے گھر آئے یا انکی خواتین یا انکی بہن تھی کل میرے بہن میرے ماں کے ساتھ یہ ہو سکتا ہے اور یہ ہم کسی کو اجازت نہیں دے دیتے ہیں چاہے وہ جو بھی فورس ہو چاہے وہ جو بھی ایجنسی ہو ہم یہ قطعاً خواتین کو اجازت نہیں دیں گے جناب اسپیکر صاحب۔ ہم جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے request کرتے ہیں کہ اگر ایف سی کے جو بھی اہلکار ہو جتنے بھی چیک پوسٹیں ہیں انکو یہ کہا جائے کہ اگر آپ خواتین کو چیک کرتے ہیں تو آپ اپنے ساتھ ایک خواتین کا نشیبل کھڑا کر دیں۔ جیسے cantt میں ہے جیسے پولیس والے کرتے ہیں لیکن FC والے اس طرح نہیں کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب۔ میر گاہی انکی فریاد تھی جو میں یہاں تک پہنچا

سکا یہی الفاظ کے ساتھ thank you

میڈم اسپیکر۔ تو کوئی اور اسپیکر نہیں ہے۔ جی نواب شناع اللہ صاحب۔

نواب شناع اللہ خان زہری (قائد ایوان)۔ Thank you Madam Speaker سب سے پہلے آپ کاشکر یہ کہ آپ نے تفصیل کے ساتھ دوستوں کو سنا اُسکے بعد میں اپنے بیورو کریسی کے افران کو خوش آمدید کہتا ہوں اسے میں آنے پر اور یہی موقع رکھتا ہوں کہ یہ جوئی حکومت بنی ہے یا انکی ہی حکومت ہے اور جتنی ہمارے نیک نامی اسیمیں ہو گی ہم اچھا کام کریں گے اگر وہ بھی ہمارے ساتھ تعاون کریں گے ہمارے ساتھ چلیں گے تو انکی بھی اُتنی ہی نیک نامی اور اُتنا ہی انکا حصہ ہے اسیمیں۔ اور جیسے دوست نے کہا کہ ہم گاڑی کے دو پہیہ ہیں اور انشاء اللہ کھٹل کر چلیں گے تو میں آپ سب لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اُسکے بعد سارے دوستوں نے کیسکو کے حوالے سے یہاں پر بات کی جس طرح آپ چاہیں اگر یہاں رکھوانا چاہتے ہیں ہیں بہتر ہے، سردار عبدالرحمٰن شاہید نہیں آسکیں، ویسے تو میں چاہ رہا تھا کہ وہاں انکو بلا لیں سب کو وہ کر لیں۔ تو سردار عبدالرحمٰن کی وجہ سے میرا خیال ادھری رکھوالیں میٹنگ کو۔ کیا کہتے ہیں آپ لوگ؟۔

میڈم اسپیکر۔ جی اسے میں ہی ہوتا ہے نواب صاحب، easy بھی ہو جاتا ہے، سارے ممبر already یہاں پر ہوں گے۔

نواب شناع اللہ خان زہری (قائد ایوان)۔ ٹھیک ہے؟۔ اچھا ٹھیک ہے ادھر ہو گا۔ تو طارق آپ سن لیں

اور ان سب کو کہہ دیں جو متعلقہ کیسکو کے لوگ ہیں سب کے سب وہ کتنے بے آجائیں میڈم؟

میڈم اپسیکر۔ sir آپ ہی بتا دیں پھر ہم اُسکے بعد رو لنگ دے دیں گے اسیں۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (قائد ایوان)۔ ٹھیک ہے۔

میڈم اپسیکر۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ اسکے بندے ہیں، اس صوبے کے ان میں سے بھی اگر ایک دو کو آپ بلا لیں یہ ٹینڈر رنگ۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (قائد ایوان)۔ پہلے ہم اسکو سون لیتے ہیں، اسکے بعد اگر آپ نے کہا کہ board of directors کے جو 8 بندے ہیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ دو بندے آئیں ایک بندہ تاکہ tendering process کا پتہ چل جائے۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (قائد ایوان)۔ ٹھیک ہے no problem ok۔ میں انشاء اللہ آج ہی یا کل جزل صاحب سے مل کر ان سے بات کرتا ہوں اسیں۔

میڈم اپسیکر۔ چونکہ آج کے اجلاس میں معزز ارائیں اسمبلی نے بھلی کی شدید قلت کے حوالے سے تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ میں اس سلسلے میں اسمبلی سیکرٹریٹ کو ہدایت کرتی ہوں کہ چیف ایگزیکٹو بلوچستان کیسکو کوئی تحریری طور پر آگاہ کریں کہ وہ معزز ارائیں اسمبلی کے تحفظات کو دور کرنے کیلئے اسمبلی سیکرٹریٹ کانفرنس ہال میں مورخہ 14 جنوری کو سہ پہر ڈھائی بجے ایک بریفنگ دیں۔ وہ پوری تیاری کے ساتھ وہ آئیں گے اور انہوں نے آج کی کارروائی سن لی ہوگی۔ ہمارے بہت سے ارائیں نے، جو ہماری گیلری ہے اسیں جو ہمارے سیکرٹری حضرات بیٹھے ہیں، تمام مختلف departments کے جو heads ہیں، میں ان تمام کو خوش آمدید کہتی ہوں۔ ہمارے ارائیں کے بڑے تحفظات ہیں۔ لیکن میں بھی یہ سمجھتی ہوں کہ We all are citizens from Balochistan ترقی میں ایک کردار ہے۔ صرف ہمارے faces، ہمارے sectors مختلف ہیں۔ ہم نمائندہ کی حیثیت سے اس صوبے کی خدمت کر رہے ہیں اور ہمارے جو بھی departments سے تعلق رکھتے ہیں، چاہے وہ جس بھی پوسٹ پر ہیں، وہ ہمارے صوبے کی خدمت کر رہے ہیں۔ یقیناً ہمارے، جیسے کہ ہمارے C.M صاحب نے بھی کہا، بڑے friendly ماحدوں میں اور اچھے اُسمیں، کہ ہم نے اس صوبے کو دیکھنا ہے۔ ایک اچھے انداز میں